بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

بعض سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان نیز دو مرحومین کا ذکر خیر۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 مئی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بھی میں سرایا کا ذکر کروں گا۔ اِس کے بعد دوسرا مضمون بیان کروں گا۔

سریّہ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ذکر ملتا ہے، جو بطرف خضرہ تھا، یہ سریّہ شعبان ۸ ہجری میں ہوا۔ یہاں بنو غطفان کی ایک شاخ رہائش پذیر تھی۔ نجد کے علاقے خضرہ میں رہائش پذیر بنو غطفان ریاستِ مدینہ کے خلاف شر انگیزی پھیلانے میں مصروف تھے۔ ایک روایت کے مطابق صحابہؓ اِس مہم میں پندرہ راتیں باہر رہے اور دو سو اونٹ، ایک ہزار بکریاں اور بہت سے قیدی لائے۔

پھر ایک ذکر سریّہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بطرف وادیٔ اِضم کا ہے۔ یہ رمضان ۸ ہجری بمطابق جنوری ۶۳۰ء میں ہوا۔ اِس سریّے کا سبب یہ ہے کہ جب رسول اللہؐ نے فتح مکّہ کے لیے مکّہ کی طرف جانے کا اِرادہ فرمایا تو آپؐ نے حضرت ابو قتادہؓ کو وادیٔ اِضم کی طرف روانہ فرمایا، جو مدینہ سے مشرق کی طرف ہے جبکہ مکّہ جنوبی جانب ہے۔ تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ آنحضرتؐ کی روانگی مکّے کی طرف نہیں بلکہ اِضم کی جانب ہو گی۔ ایک روایت کے مطابق اِس سریّے کے امیر حضرت عبداللہ بن ابی حدردؓ تھے۔ حضرت عبداللہ بن ابی حدردؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وادیٔ اِضم پہنچے تو وہاں عامر بن اضبط اشجعی ہمارے پاس سے گزرا۔ اُس نے اُن کے پاس آ کر اُنہیں اسلامی طریق کے مطابق سلام کیا۔ اس پر مسلمانوں نے اُس شخص پر ہاتھ اُٹھانے سے گریز کیا مگر حضرت محلم بن جثامہ لیثیؓ کا اس شخص کے ساتھ پہلے سے کوئی جھگڑا تھا، اس لیے انہوں نے عامر بن اضبط پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور

اِس کا سامان اور اونٹ اپنے قبضے میں لے لیا۔اس کے علاوہ کسی جتھے سے صحابہؓ کا سامنا نہ ہوا، چونکہ اُنہیں صرف مشرکین کی توجہ ہٹانے کے لیے بھیجا گیا تھا،اس لیے صحابہؓ وہاں سے واپس ہو لیے۔اِسی دوران میں اُنہیں خبر ملی کہ رسول اللہؐ مکّے کے لیے روانہ ہو گئے ہیں، لہٰذا یہ بھی اِسی طرف مڑ گئے، یہاں تک کہ راستے میں آنحضرتؐ سے جا ملے۔جب یہ رسول اللہؐ کے پاس آئے تو اِس قتل کا سارا واقعہ آپؐ کو بتایا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یعنی اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح چھان بین کر لیا کرو اور جو تم پر سلام بھیجے اُس سے یہ نہ کہا کرو کہ تُو مومن نہیں ہے۔ تم دنیاوی زندگی کے اموال چاہتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت کے کثیر سامان ہیں۔ اِس سے پہلے تم اِسی طرح ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ پس خوب چھان بین کر لیا کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو بہت باخبر ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: یہ سریّہ ۸ہجری میں ہوا ہے، لیکن یہ آیت سورۃ النساء کی ہے جس کے بارے میں زیادہ اتفاق یہی ہے کہ یہ ہجرت کے تیسرے اور پانچویں سال کے درمیان نازل ہوئی تھی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اِس واقعہ کا پتا لگنے پر آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھ کر اظہارِ ناپسندیدگی فرمایا ہو۔

بعد ازاں حضورِ انور نے فرمایا: اب میں جماعت کے ایک بزرگ اور جیّد عالم، خلافت کے فدائی، دین کے بے مثل خادم کا ذکر کروں گا، جن کی گذشتہ دنوں میں وفات ہوئی ہے۔اِسی طرح ایک اور فدائی مخلص احمدی کا، جو اِن دنوں اسیر تھے، وہیں اِن کی وفات ہوئی۔

پہلا ذکر سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب کا ہے، حضرت سیّد میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے بیٹے تھے، جو چھیانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت امّاں جانؓ کے بھتیجے، حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت مریم صدیقہ صاحبہؓ کے داماد تھے۔ابتدائی تعلیم اِنہوں نے قادیان سے حاصل کی، پھر پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا، مارچ ۱۹۴۴ء میں اپنے والد حضرت سیّد میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی وفات والے دن زندگی وقف کی۔ اُس وقت سیّد محمود احمد صاحب کی عمر چودہ سال تھی۔ جماعتی خدمات یوں ہیں: ۱۹۵۴ء تا ۱۹۵۷ء آپ یہاں انگلستان میں تھے، آپ نے بطور مبلغ کام کیا اور اِسی دوران سکول آف اورینٹل افریقن سٹڈیز میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر تعلیم بھی حاصل کی، آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ تھے۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۵۹ء تک وکالتِ دیوان میں

بطور ریزرو مبلغ رہے۔ پھر ۱۹۶۰ء میں جامعہ میں بطور استاد مقرر ہوئے، ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۲ء تک امریکہ میں مبلغ رہے۔ ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۶ء تک سپین میں خدمت کی توفیق ملی۔ ۱۹۸۶ء سے ۱۹۸۹ء تک بطور وکیل التصنیف کام کیا۔ ۱۹۸۶ء سے ۲۰۱۰ء تک جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل کے طور پر خدمت کی، اِس دوران ۱۹۹۴ء تا جولائی ۲۰۰۱ء وکیل التعلیم بھی رہے۔ اِسی طرح ریسرچ سیل اور واقعہ صلیب سیل کے انچارج تھے۔ ۲۰۰۵ء میں نور فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا تو اُس کے صدر مقرر ہوئے، آخر تک اِسی خدمت پر مامور تھے۔ مجلسِ اِفتاء کے ممبر بھی رہے۔ خدام الاحمدیہ میں بھی اِن کو مختلف حیثیتوں سے بطور مہتمم اور نائب صدر خدمت کی توفیق ملی۔ علمی میدان میں انہوں نے ترجمہ قرآنِ کریم کی تیاری میں معاونت کی، صحاح ستّہ اور مسند احمد بن حنبل کا اردو ترجمہ کیا، صحیح مسلم اور شمائلِ ترمذی کی شرح کی، بائبل پر علمی مقالہ جات لکھے اور کفنِ مسیح، مرہمِ عیسیٰ پر تحقیقی کام کیا۔ ان کی مطبوعہ کُتب میں سیرت النبیؐ پر تین حصّے اور نماز کے بعد روزانہ درس کے انتخاب کے لیے ایک کتابچہ شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثّانیؓ نے ان کا نکاح اپنی بیٹی سے پڑھایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کے بیٹے کا نکاح پڑھایا۔

۱۹۹۰ء میں آپ پر ایک مقدمہ قائم ہوا جو مجلسِ شوریٰ میں اظہارِ رائے پر تھا۔ جج نے آپ کو کہا کہ آپ نے تقریر میں آنحضورؐ اور صحابہؓ کی توہین کی ہے۔ اِس پر آپ نے کہا کہ یہ مجھ پر الزام ہے، یہ سراسر جھوٹ ہے۔ میں نبی کریمؐ اور صحابہؓ کی دل سے تعظیم کرتا ہوں اور اُن کی رسالت پر پختہ ایمان رکھتا ہوں۔ جج کے سامنے بڑی جرأت سے اُنہوں نے یہ بیان دیا۔ دینی علوم جن میں اسلام کے علاوہ یہودیت، عیسائیت وغیرہ کا بھی مطالعہ تھا، موازنہ مذاہب میں آپ کو خاص مہارت تھی۔ ہمیشہ اِس بات کی نصیحت کرتے تھے کہ قرآنِ کریم، سنّتِ رسولؐ، صحیح احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کے علم الکلام سے راہنمائی حاصل کرو۔

مبشر ایاز صاحب لکھتے ہیں کہ میر صاحب نے ایک نہایت معصومانہ اور پاکباز زندگی بسر کی۔ انتہائی نفیس لیکن عاجز اور منکسر المزاج قناعت و توکل کی ایک اعلیٰ مثال بن کر رہے، علم و عرفان کا ایک سمندر تھے، بہت بڑے عالم تھے۔ مفسّر بھی تھے، محدّث بھی تھے، جماعتِ احمدیہ کی تاریخ کے یہ پہلے خوش نصیب عالم ہیں جنہیں قرآنِ کریم کا ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ پوری صحاح ستّہ کا اردو ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔

تنویر ناصر صاحب ہیں مربی قادیان میں کہتے ہیں کہ ایک یاد جو مجھے ہمیشہ ان کی رہتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک دن قادیان میں مسجد مبارک میں میں بیٹھا ہوا تھا تو میر صاحب مسجد کی پہلی صف میں ٹہل رہے تھے مجھے ان کا یہ ٹہلنا اور دعائیں کرنا بڑا اچھا معلوم ہوا۔ کچھ دیر کے بعد مجھے ہمت ہوئی میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا کہ آپ مسجد کی پہلی صف میں ٹہل رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس جگہ ٹہلتے ہوئے دیکھا تھا اور میں بھی انہی کے خطوط اور نقش پر ٹہل رہا ہوں۔ عجیب محبت تھی حضرت مصلح موعود سے تو۔

بہر حال خلافت کے ایک عظیم معاون اور مددگار تھے، جاں نثار تھے، حرف حرف پر عمل کرنے والے تھے، باوفا تھے، ایسے سلطانِ نصیر تھے جو کم کم ہی ملتے ہیں، عالم باعمل تھے۔ مجھے تو کم از کم اِن جیسی کوئی مثال ابھی نظر نہیں آتی۔ اللہ کے خزانے میں تو کوئی کمی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسی مثالیں اَور بھی پیدا ہو جائیں اور ایسے باوفا اور مخلص اور تقویٰ پر چلنے والے مددگار اللہ تعالیٰ خلافتِ احمدیہ کو عطا فرماتا رہے۔

دوسرا ذکر ایک احمدی کا ہے، ڈاکٹر طاہر محمود صاحب ابن غلام رسول صاحب کراچی کے تھے جن کی گذشتہ دنوں میں اسیری میں وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم طاہر محمود صاحب صدر حلقہ ملیر کالونی کراچی اور دیگر دو احباب کو ملیر کالونی کراچی میں احمدیہ مسجد کی طرزِ تعمیر اور وہاں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کو جواز بنا کر گرفتار کیا گیا اور عدالت میں مخالفین کے ہجوم نے ان پر حملہ کیا، تشدد کا نشانہ بنایا اور پولیس سٹیشن میں بھی ان پر تشدد کیا گیا، حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفاء کے خلاف بدزبانی کرنے پر مجبور کیا گیا۔ جیل میں دو ماہ رہے، وفات سے چند دن قبل گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے طبیعت خراب ہوئی اور ہسپتال میں وفات پا گئے۔ وفات کے وقت ہسپتال میں بھی ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ اسیری کی صعوبتیں برداشت کیں، اِس لحاظ سے ان کو شہادت کا مقام ہی ملتا ہے۔ نظامِ وصیّت میں شامل تھے اور بطورِ صدر، سیکرٹری دعوتِ الی اللہ خدمات انجام دیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ بیٹے مربی سلسلہ ہیں۔ خطبہ ثانیہ سے قبل حضورِ انور نے فرمایا کہ نماز کے بعد نمازِ جنازہ غائب ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔